ہندوستان کے پہلے مسلم صدر جمہوریہ: ڈاکٹر ذاکر حسین

سید واجد علی شاہ

35 سیوا سند بلاک، 12 فرسٹ فلور، گلی نمبر 1، منڈاولی، فاضل پور، دہلی

ہندوستان کی سرزمین ہمیشہ ہی علم وادب کا گہوارہ رہی ہے، اُنیسویں صدی کے آخر میں اِس زمین پر جن نامور شخصیتیں پیدا ہوئیں اُن میں ڈاکٹر ذاکر حسین کا نام بھی شامل ہے۔

۱۹۵۶ء میں ڈاکٹر ذاکر حسین کو پارلیمنٹ کے ایوانِ بالا میں ممبر کے طور پر نامزد کیا گیا۔ وہ ۱۹۵۷ء میں بہار کے گورنر بنائے گئے۔ بہار کے گورنر کے عہدے پر انھوں نے ۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۲ء تک اپنی خدمات انجام دیں۔ اِس کے بعد ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۷ء تک نائب صدر جمہوریہ ہند کے عہدے پر فائز رہے۔ ۱۹۶۷ء میں ہندوستان کے تیسرے صدر جمہوریہ کے انتخاب میں حکمراں جماعت نے آپ کو اپنا اُمیدوار بنایا اور ۱۳رمئی ۱۹۶۷ء کو آپ ہندوستان کے پہلے مسلم صدر جمہوریہ بنے۔ رسم حلف برداری کی تقریب میں آپ نے کہا تھا ''سارا بھارت میرا گھر ہے اور اِس میں آباد تمام لوگ میرے خاندانی فرد ہیں۔ میں پوری لگن اور ایمانداری سے اس گھر کو بارونق اور مستحکم بنانے کی پوری کوشش کروں گا۔'' ۱۳رمئی ۱۹۶۷ء سے اپنی

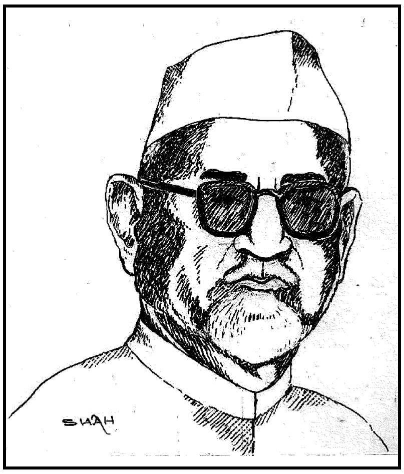

وفات ۳ مئی ۱۹۶۹ء تک ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب کی باوقار شخصیت نے جمہوریہ ہند کے منصب کو ایک نئی شان عطا کی۔ آپ ایک باعلم اور اصول پسند شخص تھے اور ہر کام علم کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ذاکر صاحب نے عرصہ دراز تک تدریس کا فریضہ انجام دیا اور اپنے افکار عالیہ، سحر بیانی اور قلم کے ذریعہ نہ جانے کتنے دلوں کو مسحور کیا۔ آپ کا نظریہ تھا کہ تعلیم اور سماجی زندگی کا آپس میں رشتہ بے حد گہرا ہے اور تعلیم ہی کے ذریعہ انسانیت کا مقدر سنور سکتا ہے۔ آپ نے کہا تھا ''تعلیم صرف ملازمت حاصل کرنے کی غرض سے نہ دی جائے بلکہ بنیادی تعلیم کا مقصد بچے کو وسیع النظر اور اعلیٰ انسان بنانا ہے۔'' ڈاکٹر ذاکر حسین کی پوری زندگی تجربات سے پُر تھی۔ آپ عظیم تعلیم داں، صالح رہنما اور وطن پرست ہونے کے ساتھ ساتھ ایک دیندار مسلمان بھی تھے۔ اردو زبان وادب سے آپ کو گہرا لگاؤ تھا۔

ڈاکٹر ذاکر حسین کی پیدائش قائم گنج میں ۸رفروری ۱۸۹۷ء کو ہوئی، ان کا تعلق پشتون نسل سے تھا۔ اِن کے خاندان نے اُتر پردیش کے ضلع فرخ آباد کے قائم گنج

سے حیدر آباد ہجرت کی تھی۔ ان کے والد کا نام فدا حسین اور اہلیہ کا نام شاہجہاں بیگم تھا، ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد ۱۹۰۷ء میں اِٹاوہ کے اسلامیہ ہائی اسکول میں داخل ہوئے، اُس کے بعد اِن کی تعلیم اِس وقت کی علی گڑھ یونیورسٹی، اُس زمانے میں اینگلو محمڈن اورینٹل کالج میں ہوئی تھی۔ وہ اس کالج میں طلبہ کے ممتاز لیڈر تھے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین طلبہ اور اساتذہ کے اُس گروپ میں شامل تھے جس نے قومی مسلم یونیورسٹی قائم کی، اس وقت ذاکر صاحب کی عمر ۲۳ سال تھی۔ یہ یونیورسٹی ۲۹/اکتوبر ۱۹۲۰ء کو پہلے علی گڑھ میں قائم کی گئی اِس کے بعد ۱۹۲۵ء میں اسے دہلی کے قرول باغ علاقہ میں منتقل کیا گیا۔ اِس کے بعد اِس یونیورسٹی کو یکم مارچ ۱۹۳۵ء کو نئی دہلی کے جامعہ نگر علاقہ میں منتقل کیا گیا اور اِسے جامعہ ملیہ اسلامیہ نام دیا گیا۔ یہ آج ایک سینٹرل یونیورسٹی ہے۔ اس دور میں ذاکر صاحب جرمنی گئے، جہاں انھوں نے برلن یونیورسٹی سے معاشیات میں پی ایچ ڈی حاصل کی۔ جرمنی میں قیام کے دوران ہی وہ اردو کے عظیم شاعر مرزا اسد اللہ خاں غالب کے منتخب کلام کو شائع کرنے میں نہایت سرگرم رہے۔

ہندوستان واپس آنے کے بعد ڈاکٹر ذاکر حسین نے ۱۹۲۷ء میں بند ہونے کے مرحلے پر پہنچ چکی جامعہ ملیہ اسلامیہ کے سربراہ کے طور پر اپنی اعلیٰ خدمات انجام دیں۔ وہ آئندہ ۲۱ برسوں تک اس عہدے پر رہے۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ سے آپ کو انتہائی محبت تھی۔ اسی دوران اُنھوں نے ایک ایسے ادارے کو تعلیمی اور انتظامی لیڈر شپ عطا کی جو ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں دِل و جان سے شامل تھا اور جس نے مہاتما گاندھی کی اقدار پر مبنی تعلیمی نظریات کو عملی شکل دی تھی۔ اس مدت کے دوران انھوں نے خود کو ہمیشہ ہندوستان میں تعلیمی اصلاح کی سرگرمیوں میں پیش پیش رکھا اور وہ خصوصی طور پر اپنی قدیم تعلیمی درس گاہ، ایم اے او کالج اور موجودہ وقت کی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے معاملات میں سرگرم رہے۔ ہندوستان کو آزادی ملنے کے بعد ۱۹۴۸ء میں جواہر لال نہرو اور مولانا آزاد کے کہنے پر آپ نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر کا عہدہ قبول کیا۔ یہ یونیورسٹی ملک کی تقسیم کے بعد سخت امتحانی حالات کا سامنا کر رہی تھی، کیونکہ یہاں کے اساتذہ اور طلبہ کے ایک طبقے نے پاکستان کی تعمیر سے متعلق تحریک میں سرگرم کردار نبھایا تھا۔ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۶ء تک سخت تشویش ناک حالات میں دوبارہ اس ادارے کو لیڈر شپ فراہم کی اور جو نئی شکل دی وہ نا قابل فراموش ہے۔

آپ نے اردو انگریزی زبانوں کی کتابیں لکھیں۔ ڈاکٹر ذاکر حسین ہندوستانی ثقافت کا مجسمہ اور قومی اتحاد کی علامت تھے۔ ۱۹۶۳ء میں ہندوستان کے سب سے اعلیٰ ترین قومی اعزاز بھارت رتن سے انھیں نوازا گیا تھا۔ جنگ آزادی کے اِس مجاہد اور صداقت پیکر نے ۳/مئی ۱۹۶۹ء کو راشٹر پتی بھون میں آخری سانس لی۔ وہ ملک کے پہلے ایسے صدر تھے جن کا انتقال عہدے پر رہتے ہوئے ہوا۔ انھیں جامعہ ملیہ اسلامیہ کے احاطے میں دفنایا گیا۔

OO